خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 2- ستمبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 2- ستمبر 1998ء 10 جمادی الاول 1419ھ - 2- تبوک 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 192

قناعت - نہ ختم ہونے والا خزانہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

القناعةُ کنزٌ لا یَفْنٰی

قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

ایثار کا حق ادا کرنے کے لئے قناعت ضروری ہے

آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے قناعت کا مضمون سکھانا لازم ہے

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے 23 ویں جلسہ سالانہ پر 22- اگست 98ء کو لجنہ سے خطاب فرمایا اور ان کے حوالہ سے ساری جماعت کو قناعت کا مضمون سمجھایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب ایم ٹی اے نے اگلے روز 23- اگست کو ٹیلی کاسٹ کیا۔

حضرت صاحب نے سورہ الحج کی آیت 37 کی تلاوت کے بعد فرمایا اس میں یہ ذکر ہے کہ جو قانع ہے اسے بھی کھلاؤ اور جو پریشان حال ہے اسے بھی کھلاؤ۔ آپ نے فرمایا میں نے تمام علماء کو قناعت کے موضوع پر مواد اکٹھا کرنے کے لئے کہا انہوں نے کہا کہ قناعت کا کوئی ذکر نہیں۔ احادیث میں بھی نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے صرف لفظ کی پیروی کی مضمون کی نہیں کی۔ حالانکہ قرآن کریم قناعت کے مضمون سے بھرا پڑا ہے جب اس طرف توجہ دلائی گئی تو اتنا مضمون اکٹھا ہو گیا کہ اب اس کو سمیٹنا مشکل ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا قناعت کا مضمون اس لئے چنا گیا ہے کہ دراصل اس کا تعلق ایثار سے ہے۔ آج کل جرمنی میں بہت دعوت الی اللہ ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ایثار سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن قناعت ساتھ نہ ہو تو ایثار کا حق ادا کرنا مشکل ہے۔

حضور نے فرمایا بچوں کی تربیت کے لئے قناعت لازم ہے۔ قناعت کا خصوصی تعلق خواتین سے ہے۔ آپ نے لغت سے قناعت کا مطلب واضح فرمایا اس کے لغوی معنے ہیں۔ دیئے گئے پر راضی ہونا۔ قانع وہ سائل جو راضی ہو جائے۔ عورت نے حجاب پہنا۔ اللہ کے حضور عاجزی اور تذلل اختیار کرنا اونٹ یا بکری کا پناہ گاہ کی طرف لوٹنا۔ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کے حضور یہ لفظ اس طرح اطلاق پاتا ہے کہ جو خدا نے ہمیں دیا اس پر راضی ہیں۔ جو نہیں ملا اس پر شکوہ نہیں جو اللہ نے دیا اس پر راضی ہو گئے۔ بچوں کو یہ باتیں سمجھائیں۔ لغت کے حوالے سے حضرت صاحب نے مطلب واضح فرمایا کہ قناعت کا مطلب ہے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا یعنی جتنی طاقت اور استطاعت ہے اس کو استعمال کرنا اور پھر سربلندی حاصل کر کے رہنا۔

حضور نے سورہ طٰہٰ کی آیت 132 کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ دنیا کو جو کچھ عارضی طور پر دیا گیا ہے۔ اس کا پیچھا نہ کرو۔ یہ جن کو دیا ہے ان کی آزمائش کے لئے ہے۔ اللہ جو رزق عطا کرتا ہے وہی بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 234 کی تشریح میں فرمایا کہ اس میں ذکر ہے کہ صدقات فقراء کے لئے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں روک دیئے گئے۔ جنہوں نے قید کی صعوبت برداشت کی۔ اور جو زمین پر چلنے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح میں فرمایا اصحاب الصفہ نے قرب رسولؐ حاصل کرنے کی خاطر خود پر سفر حرام کر لیا تھا۔ ان کو بھوک ستاتی تو جنگلوں سے لکڑیاں کاٹ کر لے آتے اور یہ سمجھ لیتے کہ جو معمولی چیز بھی مل جائے وہی کافی ہے۔ ان لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی کافی تھا۔ وہ حضورؐ کی صحبت پر قانع تھے یہ اصحاب الصفہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر اپنی غربت کے اظہار سے بچتے ہیں۔ حیا کے پردے کو بھی قناعت ہی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کو ان کے چہرے کی نشانیوں سے پہچانو۔ وہ خود سوال نہیں کرتے۔ اس لئے ان پر مخفی ہاتھ سے خرچ کرو۔ ان کی غیرت کو متاثر نہ کرو۔ اس مضمون پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اتنا عمل کرتے تھے کہ رات کے اندھیرے میں صدقہ دینے کے لئے نکلتے تھے اور تاریکی کی وجہ سے بعض دفعہ کسی امیر کو بھی صدقہ دے آتے تھے۔ اخفاء کی بے حد خواہش تھی جس کے پاس جتنا ہو چاہے لکڑیاں بیچ کر ہی معمولی سی رقم حاصل ہوئی ہے۔ اس پر راضی رہو اور اسی میں سے خرچ کرو۔ یہ قناعت ہے۔

قناعت کا خواتین سے خاص تعلق

حضرت صاحب نے فرمایا خواتین سے قناعت کا خاص تعلق پردے کے حوالہ سے ہے۔ عورت تبھی قانع ہو گی جب وہ اپنے آپ کو ڈھانپے گی۔ ایسی بچیوں کے لئے یہ عمدہ نصیحت ہے جو باہر جا کر چہرے سے پردہ اٹھا لیتی ہیں۔ قناعت یہ ہے کہ چہرے کو جس قدر ضرورت ہے ننگا کرو باقی کو ڈھانپو۔

بچوں کی تربیت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بچوں کی اس طرح سے تربیت کی جائے کہ ان کو پیچھے پڑ کر مانگنے کی عادت نہ ہو۔ قناعت اختیار کریں۔ مائیں اپنی استطاعت کے مطابق بچوں کو دیتی ہیں یہ بات بچوں کو بتانے والی ہے کہ بچے اس سے بڑھ کر مطالبہ نہ کریں۔ اگر بچے ایسا نہیں کریں

باقی صفحہ 2 پر

نماز جنازہ غائب

(از الفضل انٹرنیشنل 21- اگست 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 13- اگست 1998ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

- ○ مکرم ملک نصیر احمد صاحب، صدر جماعت وہاڑی۔ 4- اگست 1998ء کو انہیں صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے بیت جانے پر گاڑی سے اترتے ہوئے فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔
- ○ مکرم ضیاء الحق شمس صاحب۔ صدر جماعت ڈوزل ڈوف جرمنی۔ جلسہ سالانہ یو کے 1998ء سے واپسی پر گھر سے کچھ فاصلے پر کار کے حادثے میں وفات پا گئے۔ موصوف بہت مخلص اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔
- ○ مکرمہ روبینہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم ضیاء الحق صاحب شمس۔ کار کے حادثہ میں زخمی ہوئیں اور چند روز بعد (12- اگست) کو وفات پا گئیں۔
- ○ مکرم حمود الرحمٰن خان صاحب قائد ضلع سرگودھا۔ 8، 9 اگست 1998ء کی درمیانی شب کو دو افراد نے گھر میں داخل ہو کر فائر کئے جس کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔
- ○ مکرمہ صاحبزادی امتہ المجید صاحبہ (بی بی موجن) بیگم بریگیڈئر وقیع الزمان صاحب مرحوم۔ لاہور۔
- ○ مکرم سید امین احمد صاحب۔ کراچی۔
- ○ مکرمہ بدر جہاں بیگم صاحبہ (والدہ صفی الدین محمود صاحب آف لندن)۔
- ○ مکرم عبدالعزیز ونیس صاحب۔ مربی سلسلہ ربوہ۔
- ○ مکرم صوفی خدا بخش عبد زیروی صاحب۔ ربوہ سابق نائب ناظم مال وقف جدید والد مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ۔
- ○ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب۔ فیصل آباد۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

گے تو مائیں ان کا مطالبہ پورا کرنے کے لئے جائز و ناجائز کا فرق بھول جائیں گی۔ بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ خاوند کی چوری جائز ہے۔ خاوند کی جیب سے نکالا اور خرچ کر دیا۔ یہ بات قناعت کے خلاف ہے۔ بچوں کو بتایا جائے کہ توفیق ہے پھر بھی اعلیٰ غرض کے لئے بچایا جائے۔ بچوں کو بتایا جائے کہ کیوں بچایا گیا ہے دعوت الی اللہ کے لئے یا دیگر دینی اغراض کے لئے بچایا ہے۔ غیر قومیں احمدیت میں آرہی ہیں ان کے لئے بچایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مال کے ہوتے ہوئے قانع ہو جانا یہ اعلیٰ درجے کی خوبی ہے یہ بات بتا دیں تو یہ بچوں کی بھی اعلیٰ درجہ درجے کی خوبی بن جائے گی۔ بچوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ مائیں بچوں کی محبت کی وجہ سے ہاتھ نہیں روکتیں بلکہ تربیت کے لئے روکتی ہیں۔

قناعت نے پردہ سکھایا

○ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قناعت نے پردہ سکھایا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو لڑکیاں پردہ نہیں کرتیں وہ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ گھر میں محرم ان کو دیکھتے ہیں اس کو وہ کافی نہیں سمجھتیں۔ وہ غیر آنکھیں چاہتی ہیں جو انہیں دیکھیں۔ اگر یہ سر ڈھانپ کر باہر نکلیں اور پیچھے سے بال کھلے چھوڑ دیں جو دیکھنے والے دیکھیں اور پیار کی نظر سے دیکھیں تو یہ بات قناعت کے خلاف ہے۔ آپ کے معاشرے میں (جرمنی میں) تو بچوں کو سکھانا اور سمجھانا زیادہ ضروری ہے۔ جب آپ باہر جائیں تو اس بات پر یعنی پردہ پر قانع ہوں۔ اور اس نظر سے جو نامحرم لوگوں کی آنکھوں سے "گندی آنکھوں سے جو تم پر حرص کر رہی ہوں' ان سے لذت محسوس نہ کریں۔ یہ معمولی دکھاوا ہیں نہیں ٹھہرا کرتا۔ اس قناعت کے نتیجے میں ہی انسان صبر کرتا ہے۔ ورنہ یہ نظریں آپ کو اس معاشرے میں کھینچ کر لے جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عورت کی قناعت اس کا حجاب ہے۔ اور مرد کا حجاب اس کی ڈھال ہے۔

ایک بزرگ کا واقعہ

○ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تربیت کے گہرے راز بظاہر معمولی باتوں سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ اللہ کے حضور تذلل اختیار کر کے 'پیچھے پڑ کے مانگنا چاہئے۔ اللہ سے بار بار مانگنے میں آپ کا تذلل شامل ہے۔ بعض فقیر ایسے ہوتے ہیں جو ہٹتے ہی نہیں بالآخر پا جاتے ہیں۔ حضور نے ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرمایا جو سالہا سال سے ایک دعا مانگتے چلے جا رہے تھے لیکن ہر بار ان کو جواب ملتا کہ تمہاری دعا قبول نہیں۔ اس پر تیس سال کا عرصہ گذر گیا۔ لیکن انہوں نے دعا مانگنے کا سلسلہ بند نہیں کیا۔ مولا کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ وہ مالک ہے دے تو راضی ہیں نہ دے تو بھی راضی ہیں۔ قناعت کا لطیف مطلب اس مثال سے خوب ظاہر ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ان کے ایک مرید کے دل میں خیال آیا کہ میں بھی ان کے پاس نماز میں کھڑا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ تین دن پاس کھڑا رہا۔ تینوں دن وہ بھی یہی آواز سنتا رہا۔ تیسرے دن وہ تھک گیا۔ قانع نہیں تھا۔ اس کو قناعت کا مطلب پتہ نہیں تھا۔ کہ خدا تو مالک ہے چاہے دے۔ نہ چاہے تو نہ دے۔ اس نے کہا کہ اب دعا مانگنے سے کیا فائدہ؟ اس بزرگ نے کہا کہ میں تو تیس سال سے یہ دعا مانگ رہا ہوں اور مایوس نہیں ہوا۔ اس وقت بڑی شدت سے الہام ہوا اے میرے بندے تیری ساری دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اس کا نام ہے قناعت۔ آپ اپنے بچوں کو سمجھائیں۔ حضرت مصلح موعود نے قناعت کا مفہوم اس مصرعے میں بیان فرمایا ہے۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو۔

گھروں پر قانع ہو جائیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قناعت کا ایک مضمون یہ بھی ہے کہ دن بھر روزی کماؤ مگر رات کو گھر کی طرف لوٹ آؤ۔ دن لمبا ہو یا چھوٹا' بعض دنوں میں رزق میں کمی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن جانور شام کو گھر ضرور لوٹتے ہیں۔ جب تک خدا چاہتا ہے آپ کو باہر رہنے کا حق دیتا ہے۔ لیکن پھر گھروں کو ضرور لوٹنا ہے۔ گھر کو ہی مستقل آماجگاہ بنانا ہے۔ گھروں پر قانع ہو جائیں۔ بازاروں میں آوارہ گردیاں نہ کریں۔ بچے اور بچیاں یہ بات سمجھیں۔ آوارہ گردی قناعت نہ کرنے کا طبعی نتیجہ ہے۔ اونٹ بھیڑ بکری قناعت کی مثال ہیں جو گھر واپس آتے ہیں۔ گھر میں اگر ایسا سامان نہ بھی موجود ہو جو گھر سے باہر بعض اوقات مل جاتا ہے تو بھی گھر پر قناعت کرو۔ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے کہ قناعت کرنے والوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ گھر پر اس لئے راضی ہو جانا چاہئے کہ یہ اللہ نے دیا ہے۔ جب اللہ پر نظر ہو۔ اللہ سے پیار ہو تو قناعت حاصل ہو جاتی ہے۔ ماؤں نے یہ پیار بچوں کو عطا کرنا ہے اس سے یہ ہو گا کہ جب وہ بڑے ہوں گے تو گھر کو ہی آخری مسکن بنائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو سچی محبت گھر میں حاصل ہو جاتی ہے وہ اور کہیں سے نہیں مل سکتی۔ اس لئے کہ ماں باپ کی محبت کسی خود غرضی پر مبنی نہیں ہوتی۔ جو طبعی رحم فطرت انسانی میں ہے وہ اور کہیں میسر نہیں آسکتا۔ یہ ایسی تعلیم نہیں جو تم سے تمہارے حق چھین رہی ہو۔ گھر میں جو نصیب ہے اس پر نظر ڈال کر تو دیکھو۔

(جاری ہے)

ارشادات حضرت مصلح موعود

ایٹم بم اور اس کا علاج

حضرت مصلح موعود سورۃ النمل کی آیت 88 کے ترجمہ و تفسیر میں فرماتے ہیں۔

فرمایا۔ تم اس دن کو یاد کرو جس دن صور پھونکا جائے گا۔ اور آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے ڈر جائے گا۔ بگل چونکہ فوجوں کو جمع کرنے کے لئے بجایا جاتا ہے اس لئے یہاں تمثیلی طور پر بگل کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہ دن قریب ہے جب تمام قوموں کو ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑا کر دیا جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی رہتے ہیں سب گھبرا اٹھیں گے۔

اس آیت میں ہوائی جہازوں اور ایٹم بموں کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز آسمان میں اڑتے ہیں اور ایٹم بم زمین میں پھٹ کر زمین میں رہنے والوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور پھر آتشین مادے کو آسمان کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

الامن شاء اللہ میں بتایا کہ باوجود اس کے کہ یہ تباہی عام ہو گی پھر بھی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کا رستہ کھلا رہے گا۔ اور جو خدا تعالیٰ کو خوش کر سکے گا وہ اس تباہی سے محفوظ رہے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سائنسدانوں نے اپنی کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ موت کے ذریعہ کو معلوم کر لیا ہے۔ مگر (دین) کو قائم کرنے والا وہ خدا ہے جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور حیات بھی وہ موت کے ذریعہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا پر حاکم ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اصل حاکم وہ ہے جس کے قبضہ میں موت اور حیات دونوں ہیں اور اس نے بتایا ہے کہ اگر لوگ دعاؤں سے کام لیتے رہیں گے تو وہ اس تباہی سے بچاؤ کا کوئی نہ کوئی سامان پیدا فرما دے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایٹم بم بظاہر قیامت کا ایک نشان نظر آتا ہے مگر قیامت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے اس نے یہ قیامت نہ روس کے ہاتھ میں رکھی ہے اور نہ امریکہ کے ہاتھ میں۔ چند سال ہوئے روس کا ایک سائنسدان جو ایٹم بم سے تعلق رکھنے والی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا انچارج تھا مجھے ملا۔ میں نے اسے یہی کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ ہم پبلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے کام کرتے ہیں مگر تم نے جو ایٹم بم بنایا ہے اس کا کیا فائدہ ہے؟ اگر تم ایٹم بم گرا دو تو امریکہ تباہ ہو جائے گا اور اگر پہلے امریکہ گرا دے تو روس تباہ ہو جائے گا۔ مگر امریکہ یا روس کی تباہی سے پبلک کو کیا فائدہ۔ تمہیں تو پبلک کا فائدہ سوچنا چاہئے۔ اور ایٹم بم کا کوئی توڑ پیش کرنا چاہئے۔ تا دنیا اس سے محفوظ رہ سکے وہ کہنے لگا۔ اس کا کوئی توڑ نہیں نکلا اور نہ ہمارے ذہن میں اس کا کوئی توڑ آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کا توڑ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور جب وہ لوگوں کو بچانا چاہے گا تو وہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ پیدا کر دے گا۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے جو الہامات چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک جگہ کچھ ہندسے درج ہیں (تذکرہ ص 202) اور ساتھ ہی ایک نقشہ دیا گیا ہے۔ بعض احمدی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس میں جو خول بنے ہوئے ہیں یہ بالکل وہی ہیں جو ہائیڈروجن بم میں استعمال ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ نقشہ آج سے قریباً ساٹھ سال پہلے کا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود کو اتنا عرصہ پہلے اس طرف توجہ دلائی گئی تھی اور انہیں بتایا گیا تھا کہ ایسی ایجاد ہونے والی ہے تو جس خدا نے اپنے بندوں کو اس ایجاد کی توفیق دی وہ لوگوں کو اس سے بچانے کا بھی کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دے گا۔

مجھے بھی ایک دفعہ ایک گیس کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں بیٹھا ہوا ہوں کہ کسی شخص نے ایک گیس پھینکی۔ میں نے اس گیس کو سونگھ کر کہا کہ اس میں تو کلورین کی بو آرہی ہے اور پھر اس کا خیال کرتے ہی میں باہر کی طرف بھاگا۔ (آنکھ کھلنے کے بعد میں نے سائنسدانوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ بے ہوش کرنے والی گیس بھی کلورین سے ہی بنتی ہے گمر میں نے جو خواب میں گیس دیکھی تھی وہ عارضی بے ہوش کرنے والی تھی) اس کے بعد مجھ پر سے بھی اثر جاتا رہا۔ اور دوسرے لوگوں پر بھی کوئی اثر نہ رہا۔ اس رؤیا سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ جن کے نتیجہ میں دشمن پر فوقیت بھی حاصل ہو جائے گی اور عام تباہی بھی نہیں آئے گی۔ مگر اس کا ذریعہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے۔ اور دعاؤں سے اس کی مدد اور نصرت حاصل کی جائے۔

میں جب بیماری کے علاج کے سلسلہ میں یورپ گیا تو جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے میرے اعزاز میں ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں لنڈن کے میئر۔ پاکستان کے ہائی کمشنر۔ پارلیمنٹ کے ممبر اور کئی سربرآوردہ لوگ شامل ہوئے۔ میں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے یورپین باشندوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ایٹم بم کی ایجاد کی وجہ سے آج لوگوں کے دلوں میں بڑی گھبراہٹ پائی جاتی ہے اور وہ حیران ہیں کہ آئندہ دنیا کی سلامتی کی کیا راہ ہو گی۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ ایٹم بم کا علم آج سے بیس سال پہلے کہاں تھا۔ اس وقت تو کسی کو پتہ بھی نہیں تھا کہ ایسی ایجاد ہو سکتی ہے لیکن پھر علوم نے ایسی ترقی کی ایٹم بم نکال لیا گیا۔ اب جس خدا نے اپنے بندوں کو ایٹم بم بنانے کا علم دیا ہے کیا وہ اس کا توڑ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا میں تو ایک مذہبی آدمی ہوں اور مذہبی آدمی ہونے کی وجہ سے اگر مجھ سے کوئی سوال کرے کہ آیا ایٹم بم کے نکلنے کے بعد کوئی اس کا توڑ بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں تو میرا جواب یہی ہو گا کہ ہاں۔ ایٹم بم کا علم خدا نے ہی اپنے بندوں کو دیا ہے اور اگر وہ کسی وقت اپنے بندوں کو اس کا توڑ بھی سمجھا دے تو اس کے فضل سے یہ

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خاں صاحب

وقفِ زندگی سے متعلق حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تحریرات

واقفینِ زندگی کی ضرورت

ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں۔ اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آج کل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں۔ علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجاوے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں (دین حق) کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ (دین حق) کی خوبیوں اور کمالات کو پر زور اور پر شوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔

میرے پاس اکثر ایسے خطوط آئے ہیں جن میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آریوں سے گفتگو ہوئی یا عیسائیوں نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہیں دے سکے۔ ایسے لوگ (دین حق) کی ہتک اور بے عزتی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں (دین حق) پر ہر رنگ اور ہر قسم کے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ اس قسم کے اعتراضوں کا اندازہ کیا تھا تو میں نے دیکھا کہ (دین حق) پر تین ہزار اعتراض مخالفوں کی طرف سے ہوا ہے۔ پس یہ کس قدر ضروری ہے کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہو جو ان تمام اعتراضات کا بخوبی جواب دے سکے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 618)

یہ خسارہ کا سودا نہیں

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارت میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں (فرمانبرداراں) (دین) کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین) کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (فرمانبرداروں) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے نا آشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں، ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے، تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 370)

اپنا ذاتی تجربہ اور وصیت

میں خود جو اس کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچاؤں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں......

تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا۔ تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 270)

تمہاری زندگی خدا کی راہ میں وقف ہو

تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو۔ جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے، اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے۔ ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا، بلکہ اب تو نیا ملک، نئی زمین، نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے۔ یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ اور میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ ابو بکرؓ کو دیکھے۔ اور ابو بکرؓ کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 368)

خدا تعالیٰ کے بندے

اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا کو پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے (-) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں، مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں، وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں، مگر حقیقی مومن اور صادق (-) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے، تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ (-)

(ملفوظات جلد اول ص 364)

حصول دنیا میں مقصود بالذات دین ہو

کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کچھ غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ (دین حق) نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں، کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے، مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ (-) (اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت کی حسنات عطا فرما) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حسنتہ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک (صاحب ایمان) کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہوگی۔

(ملفوظات جلد اول ص 365)

دین حق کی خوبیاں اور کمالات پھیلاو

تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت (دین حق- ناقل) کی حفاظت کرو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت (دین حق) کا شجر ہے یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔

(دین حق) کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے (فرمانبرداروں) کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 615)

(مسلسل صہ 4 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا بطور خادم ہو

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مرجاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور (-) نبی کریم ﷺ ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا، بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے (-) اس لئے مومن کو چاہئے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے، لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 365)

شرم کی بات

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیتے ہیں اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے پھر (فرمانبرداروں) کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ (دین حق) کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 615)

مبارک لوگ

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور جانا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے کون یہاں ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے۔ پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ (دین حق) تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 616)

واقفین کو غیر زبانیں سیکھنے کی تلقین

میں جب (دین حق) کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو (دین حق) کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پابگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے (دین حق) کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں اور سنسکرت بھی پڑھیں تاکہ ویدوں کو پڑھ کر ان کی اصلیت ظاہر کر سکیں۔ اس وقت تک وید گویا مخفی پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی ان کا مستند ترجمہ نہیں۔ اگر کوئی کمیٹی ترجمہ کر کے صاد کر دے تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ (دین حق) کو ان لوگوں اور قوموں میں پہنچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہیں اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قوموں میں تم اسے پہنچانا چاہو ان کی زبانوں کی پوری واقفیت ہو۔ ان کی زبانوں کی واقفیت نہ ہو اور ان کی کتابوں کو پڑھ نہ لیا جاوے تو مخالف پورے طور پر عاجز نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم 619)

خدا کے پیارے ہو جاؤ

ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو...... کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 19 ص 82)

خدمت دین کا وقت

ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا...... تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران رہ جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو۔ اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 19 - ص 85، 82)

سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی

خدا تعالیٰ کے لئے غیرت

ابھی پچھلے ماہ میرے بھائی سید امین احمد کی وفات ہوئی ہے۔ ان کی اور میری ذات سے متعلق ایک واقعہ ہے تحریر کر رہی ہوں کہ اس کے پڑھنے کے بعد خدا تعالیٰ کی غیرت ہر دل میں پیدا ہو۔ میرے ابا جان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو خدا تعالیٰ کی بہت غیرت تھی۔ کوئی بات خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف سننا پسند نہ فرماتے تھے اور بے اختیار جس نے بات کی ہو اس کے متعلق ہر قسم کا تبصرہ کر دیتے تھے۔ اپنی آپ بیتی میں بھی آپ نے ایسا ہی ایک واقعہ لکھا ہے۔

میرا یہ بھائی ہم سب سے چھوٹا تھا۔ اور ست ماہا پیدا ہوا تھا۔ بہت ہی کمزور تھا۔ بہت محنت سے اس کی پرورش کی گئی شروع شروع میں ڈراپر سے دودھ پلایا جاتا تھا۔ میں ہی اپنے بھائی کو سنبھالتی تھی۔ محبت کی وجہ سے بھی اور اپنی والدہ کی بیماری کی وجہ سے بھی۔ جب وہ بالکل نارمل صحت مند اور بہت پیارا موٹا تازہ بچہ ہو گیا تو ایک دن میرے ابا جان کوئی بات اس کی کمزوری کے متعلق کر رہے تھے جو مجھے اب یاد نہیں۔ اس وقت میری نہ تو اتنی سمجھ والی عمر تھی اور نہ اتنی عقل تھی۔ میں نے اپنی طرف سے اپنا کارنامہ بیان کرنے کے لئے کہا کہ اگر میں اسے نہ رکھتی تو پھر پتہ نہیں کیا ہوتا۔ میرا یہ کہنا تھا کہ میرے ابا جان کا منہ سرخ ہو گیا اور کہنے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی بہت ہی غیرت ہے۔ اب یہ بڑا ہوگا اور تمہارے گھر میں فوت ہوگا۔ اس وقت تو اس بات کا عارضی سا دھکا لگا۔ بات آئی گئی ہو گئی اس کے بعد میری شادی ہو گئی۔ پھر جوں جوں عقل اور سمجھ ترقی کرتی گئی یہ الفاظ جب بھی یاد آتے تھے میں توبہ و استغفار کرتی تھی کہ خدایا میں نے نادانی میں بیوقوفی سے ایک بات کہہ دی تھی تو رحیم و کریم ہے تو حرف غلط کی طرح اس بات کو مٹا دے۔

عمر کے ساتھ ساتھ یہ دعا بڑھتی رہی اور میں خوف کھاتی رہی جب بھی وہ میرے گھر آتا تو میں اس کے لئے بہت دعا کرتی۔ اور جب مجھے دعا کی اصل حقیقت کا پتہ چلا تو میرے دل کو کچھ تسلی ہوئی وہ تو بہت بخشنے والا ہے۔ بے عقلی میں کی گئی بات کو ضرور انشاء اللہ معاف کر دے گا۔ ہمیشہ میں یہ دعا کرتی رہی کہ اے خدا میرا باپ تیرا پیارا بندہ ہے تو اس کی کہی ہوئی اس بات کو نہ مان کہ یہ میرے سے بے وقوفی میں سرزد ہوئی تھی۔ اور ان دعاؤں کا عرصہ انسٹھ سال پر محیط ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھیں کہ ہمارے گھر کے سارے کام ہماری والدہ کے بعد ہماری بڑی بہن سیدہ چھوٹی آپا کے ہاں ہوتے تھے۔ امین بیمار ہوا۔ بیماری کل ایک ہفتہ کی تھی۔ چھوٹی آپا خود بیمار ہیں میں نے کئی دفعہ کراچی جانے کا پروگرام بنایا لیکن ایک تو ہمت نہ ہوئی دوسرے وہی الفاظ کانوں میں گونجتے تھے۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ہمارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا۔ اس وقت کراچی سے فون آیا کہ اسے میرے گھر میں لے کر آ رہے ہیں۔ اس وقت وہ سارا واقعہ میرے ذہن میں پھر تازہ ہو گیا اور میری روح خدا تعالیٰ کے حضور جھک گئی کہ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے میری ساری عمر کی دعائیں سن لیں اور مجھے معاف کر دیا۔ لیکن دوسری طرف میر اسماعیل کی بات بھی رکھ لی کہ وہ بھائی رخصت میرے گھر سے ہی ہوا۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔

بیٹھے بیٹھے مجھے جانے کیا یاد آیا۔ سب الفضل پڑھنے والوں سے اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کرتی ہوں جو جو بھی ہمارے گھر تعزیت کے آتا رہا سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمارا اس قدر خیال رکھا۔ اس کے بعد میں سیدہ چھوٹی آپا کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں خدا تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ میری چھوٹی بہن بیگم مرزا رفیع احمد بھی دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی بہت ضرورت ہے سب سے آخر میں میرے انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کریں اور یہ کہ خدا تعالیٰ مجھ گنہگار سے راضی ہو جائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید خان صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

دعانامہ

زاہدہ حنا اپنے کالم نرم گرم میں بعنوان انگریزوں کے وفادار وطن کے غدار میں لکھتی ہیں۔

آج ہمارے کئی نامدار اور نامور جاگیردار' سردار' سجادہ نشین و پیران طریقت جو اس بات پر آتش زیرپا ہو جاتے ہیں کہ ' کے اجداد بھی انگریزوں کے "وفاداروں" میں شامل تھے' ان کی خدمت میں 1919ء کے ایک "دعانامہ" کی کچھ سطریں پیش ہیں۔ یہ "دعانامہ" پنجاب کے متعدد مشائخ اور سجادہ نشینوں کی طرف سے پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر کی رخصتی پر پیش کیا گیا تھا۔

"حضور والا!

ہم خادم الفقراء سجادہ نشینان و علماء مع متعلقین شرفائے حاضر الوقت مغربی حصہ پنجاب نہایت ادب اور عجز و انکسار سے یہ پتہ لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوئے ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ حضور انور جن کی ذات عالی صفات میں قدرت نے دلجوئی' ذرہ نوازی اور انصاف پسندی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے' ہم خاکسار ان باوفا کے اظہار دل کو توجہ سے سماعت فرما کر ہمارے کلاہ فخر کو چار چاند لگا دیں گے۔

حضور کا زمانہ ایک نہایت نازک زمانہ تھا اور اہل پنجاب کی خوش قسمتی تھی کہ ان کی عنان حکومت اس زمانے میں حضور جیسے صاحب استقلال' بیدار مغز اور عالی دماغ حاکم کے مضبوط ہاتھوں میں رہی جس سے نہ صرف اندرونی امن ہی قائم رہا بلکہ حضور کی دانشمندانہ رہنمائی میں پنجاب نے اپنے ایثار و فاداری اور جانثاری کا وہ ثبوت دیا جس سے "شمشیر سلطنت" کا قابل فخر و عزت لقب پایا۔ پھر صلیب احمر کی اعجاز نما دستگیری' قیام امن کی تدبیر' تعلیم کی ترقی سب حضور ہی کی کاوشیں ہیں اور حضور ہی ہیں جنہوں نے ہر موقع و ہر وقت پنجاب کی خدمات و حقوق پر زور دیا۔ صرف جناب والا کو ہی ہماری بہبود مطلوب نہ تھی بلکہ صلیب احمر Red Cross تعلیم نسواں کے نیک کام میں حضور کی ہمدم و ہمراز جنابہ لیڈی اوڈوائر صاحبہ نے جن کو ہم مروت کی زندہ تصویر سمجھتے ہیں' ہمارا ہاتھ بٹایا اور ہندوستانی مستورات پر احسان کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔ ہماری ادب سے التجا ہے کہ وہ ہمارا دلی شکریہ قبول فرمائیں۔ جب ہم بینظیر برطانوی انصاف کو دیکھتے ہیں جس کی حکومت میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پی رہے ہیں تو ہمیں ہر طرف احسان ہی احسان دکھائی دیتے ہیں۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

باوجود فوجی قانون کے جو خود فتنہ پردازوں کی شرارت کا نتیجہ تھا' مسلمانوں کے مذہبی احساس کا ہر طرح سے لحاظ رکھا گیا۔ شب برات کے موقع پر ان کو خاص رعایتیں دکھائیں۔ رمضان المبارک کے واسطے حالانکہ اہل اسلام کی درخواست یہ تھی کہ فوجی قانون ساڑھے گیارہ بجے شب سے دو بجے تک محدود کیا جائے لیکن حکام سرکار نے یہ وقت بارہ بجے سے دو بجے کر دیا۔ مسجد شاہی جو فی الاصل قلعہ کے متعلق تھی اور جو ابتدائی عملداری سرکار ہی میں واگزار ہوئی تھی' اہالیان لاہور نے اس مقدس جگہ کو ناجائز سیاسی امور کے واسطے استعمال کیا جس پر متولیان مسجد نے جو خود مفسدہ پردازوں کو روک نہیں سکتے تھے سرکار سے امداد چاہی۔ یہی وجہ تھی کہ سرکار نے اس کا ایسا ناجائز استعمال بند کر دیا۔ ہم تہہ دل سے مشکور ہیں کہ حضور والا نے اس کو واگزار فرما دیا۔ سرکار نے حج کے متعلق جو مہربانی کی ہے' ہم ان سے ناآشنا نہیں اور مشکور ہیں۔

ہم سچ عرض کرتے ہیں کہ جو برکات ہمیں اس سلطنت کی بدولت حاصل ہوئیں' اگر ہمیں عمر خضر بھی نصیب ہو تو بھی ہم ان احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کے لئے سلطنت برطانیہ ابر رحمت کی طرح نازل ہوئی ہم کو وہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا جب ترکوں نے ہمارے مشورے کے خلاف کوتاہ اندیشی سے ہمارے دشمنوں کی رفاقت اختیار کی تو ہمارے شہنشاہ نے ازراہ کرم ہم کو یقین دلایا کہ ہمارے مقدس مقامات کی حرمت میں سرمو فرق نہیں آئے گا۔ اس الطاف خسروانہ نے ہماری وفا میں نئی روح پھونک دی۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان (احسان کا بدلہ احسان کے سوا نہیں) ہم ان احسانوں کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ جب حضور وطن کو تشریف لے جائیں تو اس نامور تاجدار ہندوستان کو یقین دلائیں کہ چاہے کیسا ہی انقلاب کیوں نہ ہو' ہماری وفاداری میں سرمو فرق نہ آیا اور نہ آ سکتا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم اور ہمارے پیروان اور مریدان فوجی وغیرہ جن پر سرکار برطانیہ کے بے شمار احسانات ہیں ہمیشہ سرکار کے حلقہ بگوش اور جانثار رہیں گے۔"

ہمارے قومی کتب خانوں اور آرکائیوز میں ایسے سپاسناموں' دعاناموں اور تہنیت ناموں کے انبار ہیں جنہیں اگر ترتیب دے کر سامنے لایا جائے تو اندازہ ہو گا کہ ہمارے یہاں "وفاداران سلطنت انگلشیہ" کی فہرست نہ صرف یہ کہ کتنی طویل ہے بلکہ یہ بھی کہ اس میں کیسے کیسے نامدار' نامور اور اشرف الاشراف سرداروں' جاگیرداروں' پیرزادوں' سجادہ نشینوں' شاعروں اور صحافیوں کے نام نامی' اسم ہائے گرامی شامل ہیں۔

(جنگ لاہور 4 جولائی 98ء)

جذباتی رجحان

ماہنامہ حکایت لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب عنایت اللہ اپنے مقالہ افتتاحیہ کہنے کی بات میں "جذباتیت سے نکلیں' حقیقت میں آئیں' کے زیر عنوان رقمطراز ہیں کہ:۔ "ہم پاکستانی دھماکہ پسند اور دھماکہ خیز قوم ہیں۔ کوئی من پسند واقعہ ہو جاتا ہے' کوئی فسادی مولوی اشتعال انگیز جوش خطابت سے ہمارے مذہبی جذبات کو بھڑکاتا ہے یا کوئی نیا حکمران آ کر بڑے ہی پرکشش انداز سے ہمیں سبز باغ دکھاتا ہے تو ہماری جذباتی حالت بارود کے اس ڈھیر جیسی ہو جاتی ہے جس میں چنگاری پھینک دی جائے۔ ہم گھروں سے نکل آتے ہیں' دھماکہ خیز نعرے لگاتے ہیں۔ موقع خوشی کا ہو تو مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں' ڈھول بجاتے اور بھنگڑے ڈالتے ہیں' چھتوں پر جا کر کلاشنکوفیں اور ریوالور فائر کرتے ہیں اور ہماری حالت نیم پاگلوں جیسی ہو جاتی ہے۔

اگر بات "اسلام خطرے میں ہے" والی ہوتی ہے تو اس کتے کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں جس کی طرف اشارہ کر کے ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ کتا تمہارا کان لے گیا ہے۔ ہم کتے کا خون بہا کر اپنے کان کو ہاتھ لگا کر دیکھتے ہیں کہ کتا واقعی ہمارا کان لے گیا تھا یا کسی نے ویسے ہی اڑا دی تھی۔

ہم نئے حکمران کا استقبال دھماکوں جیسے نعروں سے کرتے ہیں اور ایسے قیامت خیز نعروں سے چلا کرتے ہیں۔ ہماری عقیدت کو احتجاج میں بدلتے کوئی زیادہ دیر نہیں لگتی۔

ہم اپنے جذباتی مظاہروں کی بے شمار مثالیں پیش کر سکتے ہیں جو یہاں ممکن نہیں۔ یہاں ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں فرمایا ہے۔ "تم سوچ و فکر کیوں نہیں کرتے' عقل سے کام کیوں نہیں لیتے!"

(ماہنامہ حکایت لاہور جون 98ء)

کرکٹ اور فٹ بال کے متعلق فتویٰ

انسانی حقوق کا ترجمان ماہنامہ جہد حق لکھتا ہے۔

پسماندہ قبائلی علاقہ میں بچوں اور نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں سے روکنے اور ان پر اپنے خیالات ٹھونسنے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تحصیل ماموند باجوڑ میں کرکٹ ٹورنامنٹ کو زبردستی بند کر دیا گیا۔

علاقہ ماموند میں نوجوانوں نے مل کر کھیل کود کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی خاطر کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا تھا۔ ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل کے موقع پر ایک دینی مدرسے کے مہتمم نے "فتویٰ" جاری کیا کہ کرکٹ اور فٹ بال اسلام میں حرام اور ناجائز ہے۔ "کرکٹ اور دوسرے کھیلوں کا مطلب عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔"

اس فتویٰ کے جاری ہونے کے فوراً بعد "معززین علاقہ" نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ٹورنامنٹ کو درہم برہم کر دیا اور ٹورنامنٹ کے آرگنائزر کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔

نوجوانوں کے ایک وفد نے HRCP کو بتایا کہ باجوڑ میں ہر قسم کی تفریح پر پابندی ہے جس کی وجہ سے نوجوانوں میں نشہ کی عادت اور مایوسی بڑھ رہی ہے۔ ٹورنامنٹ کے آرگنائزر ڈاکٹر نور خان انصاری نے کہا کہ "اگر بات چیت کے ذریعہ مسئلہ حل نہ ہوا تو ہم اپنے حقوق کی خاطر ہر طریقہ سے جدوجہد کریں گے۔"

HRCP باجوڑ گروپ' معززین علاقہ اور نوجوانوں کے مابین "مکالمہ" کی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(ماہنامہ جہد حق مئی 98ء ص 43)

نازک وقت

روزنامہ "خبریں" اپنے اڈیٹوریل مورخہ 7 مئی 1998ء میں زیر عنوان "یوم شہادت امام حسین" مسلمانو! ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ تو کرو!" لکھتا ہے کہ:۔

آج مسلمان جس نفاق اور انتشار کا شکار ہیں' یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے غفلت اور انہیں پس پشت ڈال دینے کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ایک کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کا دشمن ہو گیا ہے۔ آج لوگ عبادت گاہوں اور مساجد میں قتل کئے جا رہے ہیں اور مذہب کے نام پر مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ باعث شرم نہیں کہ ہم جمعہ کی نماز' عیدین کی نمازوں' وعظ اور نواسہ رسولؐ کی یاد میں منعقد ہونے والی محفلوں میں فوج اور پولیس کی رائفلوں کے سائے میں شریک ہوتے ہیں۔ وطن عزیز میں مذہب اور عقیدے کے نام پر جو خون بہایا جا رہا ہے' کیا یہ اسلام ہے؟ اور کیا اس خونریزی کے باعث ہم دنیا بھر میں اپنی رسوائی اور دین متین کی بے وقاری کا سبب نہیں بن رہے؟ آج ضرورت ہے کہ مسلمان سید الشہداء کے ان خطبات کا مطالعہ کریں جو انہوں نے میدان کربلا میں ارشاد فرمائے تھے۔ ان پر عمل کر کے ہم آج بھی ایک سیسہ پلائی دیوار بن سکتے ہیں اور مذہب کے نام پر خونریزی کا وہ داغ دھو سکتے ہیں جو متعصب فرقہ پرستوں نے اپنے اعمال ناروا کے باعث مسلمان قوم اور دین اسلام پر لگا دیا ہے۔

تاریخ اسلام میں امت پر ایسا نازک وقت کبھی نہ آیا تھا' جیسا کہ آج ہے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور 7 مئی 98ء)

کیچوا دو ٹکڑے کرنے کے باوجود نہیں مرتا

کیچوا (Earth worm) وہ جاندار ہے جسے اگر دو ٹکڑوں پر مشتمل کر دیا جائے جب بھی نہیں مرتا بلکہ دوسرا حصہ نشوونما پاتا رہتا ہے اور پھر کیچوا بن جاتا ہے۔ یہ جاندار مچھلیوں کی مرغوب غذا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

گھروں میں ترشاوہ پھلوں کے پودے لگائیں

اچھی صحت برقرار رکھنے کے لئے متوازن خوراک کا استعمال بہت ضروری ہے اور اس متوازن خوراک میں پھل کا اپنا ایک خاص مقام ہے۔ پھل وٹامنز حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اور اس کے علاوہ پھل نمکیات بھی مہیا کرتے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ہوش ربا مہنگائی میں پھل عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس کا ایک ہی حل ہے کہ احباب اپنے اپنے گھروں میں کم از کم ایک ایک پودا مختلف قسم کے پھلوں کا ضرور لگائیں۔ ایک دفعہ لگانے کے بعد آپ کو کئی سالوں تک اپنی پسند کا پھل ملتا رہے گا۔ اور آپ کی اور آپ کے خاندان کی متوازن خوراک کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ ہمارے ملک کے اکثر حصوں میں آم۔ ترشاوہ پھل اور امرود خوب پھلتے پھولتے ہیں اور پھل دیتے ہیں گرمیوں میں آم' سردیوں میں ترشاوہ اور سال کے ہر حصے میں امرود پھل دیتا ہے۔ اور خوب دیتا ہے۔ اس لئے گھروں میں ان پھلوں کا صرف ایک ایک پودا لگا دیا جائے تو اس مہنگائی کے زمانہ میں بھی آپ کو یہ نعمتیں سارا سال مل سکتی ہیں۔

آیئے آج ہم آپ کو ترشاوہ پھلوں کی کاشت کے متعلق کچھ مفید معلومات مہیا کرتے ہیں تاکہ آپ کو ان کے لگانے میں آسانی ہو۔

ترشاوہ پھل صرف انہی علاقوں اور جگہوں پر ٹھیک پھل دیتے ہیں جہاں ان کو کم از کم دس گھنٹے دھوپ ملے۔ اس سے کم دھوپ سے پودے کی بڑھوتری اور پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ان پودوں کو دیواروں عمارات اور دیگر بڑے درختوں سے کم از کم تین چار میٹر کے فاصلے پر لگایا جانا چاہئے تاکہ پودا گرمی سردی کی شدت سے محفوظ رہے مناسب جگہ کے انتخاب کے بعد اس جگہ پر تقریباً ایک میٹر قطر اور اتنی ہی گہرائی کا گڑھا کھودیں اس گڑھے کو بھرنے کے لئے ایک تہائی اوپر والی مٹی ایک تہائی بھل اور اتنی ہی گلی سڑی گوبر کی کھاد کو باہم اچھی طرح ملا لیں۔ اور پھر اس مٹی سے گڑھے کو دوبارہ بھر دیں۔ اس مٹی بھرے گڑھے کو اب اچھی طرح پانی سے سیراب کریں تاکہ گڑھے کی تازہ مٹی اچھی طرح بیٹھ جائے۔ اس مٹی میں چونکہ ایک تہائی نامیاتی مادہ ملا ہوتا ہے اس لئے کم از کم پودے کی جڑوں کے اردگرد زمین کی زرخیزی بڑھ جاتی ہے اور پودا اس میں جلد پھلتا پھولتا ہے اور اس عرصہ میں اس کی جڑیں اچھی طرح مضبوط ہو جاتی ہیں اور پھر آگے پودہ خود بخود بڑھتا رہتا ہے۔

ترشاوہ پھل موسم بہار اور ستمبر اکتوبر دونوں موسموں میں لگائے جا سکتے ہیں پھلدار بوٹے لگانے کے لئے میرا زمین سب سے زیادہ مناسب ہوتی ہے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پھل دار پودوں کی جڑیں زمین میں کافی نیچے تک جاتی ہیں۔ اس لئے زمین کا کافی گہرائی تک مناسب ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اگر ہو سکے تو پودہ لگانے سے پہلے نچلی زمین کا معائنہ کرنا چاہئے۔ بہرحال پھلدار پودوں کے لئے میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو۔ اور جس میں پانی زیادہ دیر تک کھڑا نہ رہے سب سے موزوں ہوتی ہے۔

عام فصلوں کی نسبت پھلدار پودوں کو پانی کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لئے ٹیوب ویل یا نلکے کے میٹھے پانی کا کافی مقدار میں مہیا ہونا پہلی شرط ہے۔

ایک پودے سے دوسرے پودے کا فاصلہ کم از کم 25 سے 30 فٹ تک ہونا چاہئے۔

پھل دار پودوں کے لگانے میں سب سے زیادہ توجہ پودے کے انتخاب پر دینی چاہئے پودا ہمیشہ کسی اچھی شہرت رکھنے والی نرسری سے حاصل کیا جائے۔ پودے کا تنا سیدھا اور زخموں مبرا ہو۔ اور ہر قسم کی بیماری اور کیڑے کے حملے سے محفوظ ہو۔ پھل دار پودے مٹی کی گاچی سمیت لگائے جاتے ہیں اور لگاتے وقت یہ گاچی نہیں ٹوٹنی چاہئے۔ پہلے تیار شدہ بڑے گڑھے میں چھوٹا گڑھا بنائیں جو کہ گاچی کے مطابق ہو۔ بڑا گڑھا بھرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کی سطح اردگرد کی زمین سے تھوڑی سی اونچی رہے تاکہ پانی دینے سے مٹی کے بیٹھ جانے کی صورت میں مزید مٹی نہ ڈالنی پڑے۔ جب پودا لگانا ہو تو چھوٹے گڑھے میں گاچی سمیت پودا لگا دیں۔ اور لگاتے وقت گاچی کے اردگرد کی زمین کو اچھی طرح دبا دیں تاکہ آب پاشی کرتے وقت پانی گاچی کے اردگرد سے نیچے نہ چلا جائے۔ پودہ لگانے کے دو تین روز تک روزانہ پانی دینا چاہئے۔ دراڑیں پیدا ہونے کی صورت میں کھرپے سے ہلکی گوڈی کریں۔

پودا لگانے کے بعد اس کی گرمی اور سردی سے حفاظت بہت ضروری ہوتی ہے۔ موسم گرما میں پودوں کو جلد پانی دیں۔ گوڈی کرتے رہیں اور تنے کو بوری یا پرالی وغیرہ سے ڈھانپ کر رکھیں۔ اور تنے کو چونے اور نیلے تھوتھے کے محلول سے سفید کر دیں۔ اگر پودے بہت چھوٹے ہوں تو ان پر سایہ کریں۔ اسی طرح موسم سرما میں کورا پڑنے کی صورت میں پودوں کو ڈھانپ دیں۔ ان کو شام کے وقت پانی دیں اور دن کے وقت سورج کی روشنی اور گرمی پودوں کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔

ترشاوہ پودوں کے نئے لگائے گئے پودوں کو گرمیوں کے موسم میں ہفتے میں دو سے تین مرتبہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر دفعہ "دور" بھر کر پانی دیا جائے دوسرے ماہ ہفتے میں دو مرتبہ جبکہ تیسرے ماہ ہفتے میں ایک مرتبہ اچھی طرح پانی دینا نہایت ضروری ہے۔ پانی آہستہ آہستہ دینا چاہئے اس طرح نہ تو جڑیں ننگی ہوتی ہیں اور پانی بھی مقابلتاً زیادہ مقدار میں دیا جا سکتا ہے۔

چھوٹے پودوں میں تنے پر نئے شگوفے کافی تعداد میں نکلتے ہیں ان کو ختم کر دینا نہایت ضروری ہے تاکہ پودے کا ڈھانچہ نہ بگڑنے پائے۔

نئے پودے جب تک پوری طرح کامیاب نہ ہوں جو کہ ان کی نئی شاخوں کے نکلنے سے ظاہر ہوتا ہے کھاد نہیں ڈالنی چاہئے۔ اگر پودا لگاتے وقت صحیح مقدار میں گوبر کی کھاد دی گئی ہو تو پھر کم از کم ایک سال تک کھاد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مگر نائٹروجن کھاد ایک دو چمچے فی پودہ (10 گرام) سال میں چار پانچ مرتبہ پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ تو خاطر خواہ اثر پڑتا ہے۔ ہر پودے کو کم از کم ایک سے ڈیڑھ فٹ فی سال بڑھنا چاہئے۔ دوسرے سال بھی اسی طرح پانی والے "دور" کے اندر جو کہ پودے کے پھیلاؤ سے دگنا ہو۔ یہی کھاد ڈالنی چاہئے۔ اس کی مقدار پندرہ گرام فی پوداہ ہر ماہ مارچ سے ستمبر تک ڈالنی چاہئے۔

امید ہے احباب ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں ترشاوہ پودے لگانے کی کوشش کریں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے جو کہ آپ کی اور آپ کے خاندان کی صحت کو برقرار رکھنے میں آپ کی مد ثابت ہوں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پلاسٹک کی آلودگی

ماحول کی آلودگی کا مسئلہ دن بدن زیادہ سے زیادہ اہمیت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور اگر اس پر جلد از جلد قابو نہ پایا جا سکا تو اس کے خطرناک نتائج بھی اب اظہر من الشمس ہو چکے ہیں اور مزید کیمیکلز وغیرہ اس کو گھمبیر سے گھمبیر بناتے چلے جا رہے ہیں۔ پہلے عام طور پر یہی سمجھا جاتا تھا کہ کارخانوں فیکٹریوں' موٹر گاڑیوں اور دیگر تیل جلانے والی تنصیبات سے جو دھواں وغیرہ نکلتا ہے وہ اس ساری مصیبت کا ذمہ دار ہے۔ اس کے بعد زمین میں زیادہ فصلیں اگانے کے لئے جو کیمیائی کھادیں ڈالی جاتی ہیں اور ان فصلوں پر کیڑے مکوڑوں کو تلف کرنے کے لئے جو زہریں استعمال کی جاتی ہیں وہ بھی اس دوڑ میں شامل ہو گئیں۔ اور اب نیا عنصر جس کا چرچا ہو رہا ہے جو ماحول کی مزید خرابی کا باعث بن رہا ہے وہ پلاسٹک سے بنی ہوئی اشیاء کا ہے۔ پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو کہ کبھی بھی ضائع نہیں ہوتی۔ اور اس میں سے ایسی زہریلی گیسیں خارج ہوتی رہتی ہیں جو کہ مسلسل فضا میں شامل ہوتی رہتی ہیں اور انسان کی صحت پر ان کا اثر سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور ان سے متاثر یا ملوث ہونے والے انسان کینسر جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

پلاسٹک میں زہریلے مواد کے اثرات پلاسٹک کے بنانے میں بے شمار کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر زہریلے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو اس مادے سے بنی ہوئی اشیاء میں اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں۔ اور آخر کار ان چیزوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو پلاسٹک کی بنی ہوئی اشیاء میں رکھی جائیں۔ خاص طور پر اچار اور چٹنی پلاسٹک کے برتن میں رکھی جائیں تو اچار میں موجود ایسڈ اور نمک ایسی کیمیکلز کو آزاد کرنے میں مد ثابت ہوتی ہیں جو اس اچار اور چٹنی میں شامل ہو کر نقصان کا موجب بنتی ہیں۔ اسی طرح پلاسٹک کی بالٹیوں یا آج کل پانی سٹور کرنے والی ٹینکیوں میں جو پانی ہوتا ہے وہ بھی اسی طرح آلودہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں صورت حال اگرچہ پاکستان میں ابھی یہ مسئلہ اتنا گھمبیر نہیں ہوا ہے لیکن جتنا بھی ہے وہ قابل تشویش ہے مثال کے طور پر مار میلڈی ہائیڈ جو پلاسٹک کی بناوٹ میں بطور فاضل زہریلے مواد کے خارج ہوتا ہے اسے نکاسی آب کے نظام میں شامل کر دیا جاتا ہے جس سے آخر کار دریا اور سمندر کا پانی متاثر ہوتا ہے۔ جس سے آبی مخلوق اور سلسلہ وار اس آبی مخلوق کے کھانے کے ذریعے انسان متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں ایسی ٹیکنالوجی بروئے کار لائی جانی چاہئے جس سے اس کو کارخانے کے اندر ہی جمع کر کے صحیح رنگ میں اس کا ڈسپوزل کیا جائے۔

پلاسٹک کا ڈسپوزل اس سلسلے میں سب سے بڑا مسئلہ پلاسٹک کی بنی ہوئی اشیاء کا ہے جو قابل استعمال نہیں رہتیں اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پلاسٹک کے تھیلے' لیمینیٹڈ کاغذ' پلاسٹک کے برتن اور کھلونے وغیرہ کبھی بھی قدرتی عمل سے ضائع نہیں ہوتے اور اگر ان کو جلایا جائے تو یہ خطرناک زہریلے کیمیکل خارج کرتے ہیں مثلاً گھروں میں جو پلاسٹک کے تھیلے استعمال کئے جاتے ہیں ان کو اگر جلایا جائے تو اس سے ڈائی آکسن گیس پیدا ہوتی ہے جس سے کینسر ہو سکتا ہے اور انسانی جسم میں جینیاتی تبدیلیاں بھی واقع ہو سکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹیومر بن جاتے ہیں۔ ڈائی آکسن کے بخارات خون میں آکسیجن جذب کرنے کی صلاحیت کو کم کر دیتے ہیں۔ ایسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جن میں پلاسٹک کی اشیاء صرف 1.2 فیصد بھی ہوں ان کو اگر جلایا جائے تو سینہ کا درد اور دیگر بیماریاں' کینسر اور الرجی ہونے کا احتمال ہوتا ہے کھلی فضا میں ان کو جلانے سے فضائی آلودگی مزید بڑھ سکتی ہے۔ اور اس کا علاج صرف یہی رہ گیا ہے کہ ایسے ردی پلاسٹک کو ری سائیکل کیا جائے اور اس سے پھر سامان بنایا جائے لیکن یہ سامان ایسا اچھا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اتنا مضبوط۔

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 4- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس- نمبر15-
1-00 رات- فرام دی آرکائیوز- تقریر حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1965ء- ربوہ-
2-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-10 رات- عربی زبان سیکھئے-
3-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ریویو آف ریلیجنز میزبان یوسف سہیل شوق صاحب-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس- نمبر15
5-15 صبح- لقاء مع العرب- امام صاحب کے ساتھ-
6-15 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- عربی زبان سیکھئے-
8-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی ریویو آف ریلیجنز- یوسف سہیل شوق صاحب-
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس نمبر15-
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام کوئز پروگرام- ایک صنعتی نمائش- اچیچا جماعت-
12-00 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- تبرکات- تقریر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب- جلسہ سالانہ ربوہ 1965ء-
12-55 دوپہر- لقاء مع العرب- امام صاحب کے ساتھ-
1-55 دوپہر- اردو کلاس-
2-50 بعد دوپہر- کمپیوٹرز سب کے لئے نمبر 74- منصور احمد ناصر-
4-45 سہ پہر- نظم- درود شریف-
5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ- لائیو-
6-05 شام- ڈاکومنٹری- زندہ لوگ-
6-35 شام- حضرت صاحب کی ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ- 97-9-26
7-40 رات- لقاء مع العرب-
8-50 رات- خطبہ جمعہ- 98-9-4-
10-35 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 5- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر-
1-10 رات- طبی معاملات- نظام ہضم-
1-40 رات- خطبہ جمعہ 98-9-4
2-50 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
4-35 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر 105-
5-05 صبح- لقاء مع العرب-
6-10 صبح- خطبہ جمعہ 98-9-4-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- کمپیوٹرز سب کے لئے حصہ 74-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر کلاس نمبر 105-
11-20 دوپہر- سرائیکی پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 95-1-20
12-20 دوپہر- درس ملفوظات-
12-40 دوپہر- طبی معاملات- نظام ہضم-
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-25 سہ دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ملک صلاح الدین صاحب قادیان کے ساتھ ایک ملاقات-
4-40 سہ پہر- ڈینش زبان سیکھئے-
7-00 رات- چلڈرنز کارنر- 98-9-5-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
9-20 رات- التفسیر الکبیر-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 6- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن کریم- ربوہ
12-55 رات- مجلس سوال و جواب- بزنس فورم میں حصہ لینے والوں کے ساتھ-
2-00 رات- چلڈرنز کلاس-
3-05 رات- ڈینش زبان سیکھئے-
4-50 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز- حصہ 20 (ربوہ)-
5-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-25 صبح- ڈینش زبان سیکھئے-
10-50 صبح- چلڈرنز کلاس- 98-9-5
11-05 صبح- دوپہر- خطبہ جمعہ 98-9-4-
12-10 دوپہر- مجلس سوال و جواب بزنس فورم میں حصہ لینے والوں کے ساتھ-
1-10 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-50 دوپہر- اردو کلاس-
4-40 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے-
7-10 شام- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
9-20 رات- البانین اور بوسنین احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی مجلس سوال و جواب جرمنی میں-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلباء کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں- میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے- امیدوار طلباء کا کم از کم F.Sc ہونا لازمی ہے-

خواہشمند طلباء فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کر لیں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 15- ستمبر 1998ء تک وکالت تبشیر میں پہنچا دیں-

(وکیل التبشیر- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ اسماء منورہ ایم ایس سی- ایم فل دختر مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ضیاء دارالبرکات ربوہ کے نکاح کا اعلان بہمراہ مکرم محمد فاروق ایم ایس سی ابن مکرم محمد رفیق صاحب غلام محمد آباد فیصل آباد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر مورخہ 25- اگست 98ء بیت مبارک ربوہ میں کیا-

عزیزہ اسماء منورہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کی پوتی ہے- احباب سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ملک اقبال احمد صاحب آف چونڈہ پر گذشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے قوت گویائی بھی متاثر ہوئی ہے- وہ ”مسعود ہسپتال“ لاہور میں زیر علاج ہیں-

○ مکرم محمد حسین مختار صاحب کراچی درد گردہ اور اپنڈیکس کی تکلیف میں مبتلا ہیں- ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ عزیز چوہدری ظہیر احمد ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے ایف جی قائداعظم پبلک سکول چکلالہ سکیم III راولپنڈی (فیڈرل بورڈ) سے میٹرک کے امتحان میں 685/850 نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے- تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں- اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے-

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے- یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 2

کوئی بعید بات نہیں- مگر اس فضل کے حصول کا یہی طریق ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے اور اس سے دعائیں مانگی جائیں اور اس امر پر یقین رکھا جائے کہ ایٹم بم کا نکالنے والا خدا اس کا کوئی نہ کوئی توڑ بھی پیدا کر دے گا اور دنیا کے امن کا سامان پیدا فرما دے گا-

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 450)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

پاکستان میں چونکہ ابھی تک اس سلسلے میں نہ تو کارخانہ دار اور نہ ہی حکومت کوئی ایسا اہتمام یا انتظام کرنے کے موڈ میں ہے جن سے پبلک کو ان خطرات سے بچایا جاسکے اس لئے فی الحال جب تک ایسا کوئی انتظام یا اہتمام نہیں ہو جاتا پبلک کا یہ اپنا کام ہے کہ ان تمام خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی حفاظت آپ کرے- پلاسٹک کے تھیلے استعمال کرنے سے گریز کریں اور خاص طور پر کالے تھیلے- اور ان کی جگہ کاغذ یا کپڑے کے تھیلے استعمال میں لائیں- دیگر پلاسٹک کی چیزوں کو بھی جہاں تک ہو سکے استعمال کرنے سے گریز کریں- پلاسٹک کی بوتلوں میں بند اشیاء خورد و نوش ہرگز نہ خریدیں بلکہ شیشے کی بوتلوں میں بند اشیاء خریدیں تاکہ وہ اوپر بیان کئے گئے خطرات سے محفوظ رہ سکیں-

○○○

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : یکم ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
2- ستمبر غروب آفتاب 33-6
3- ستمبر طلوع آفتاب 43-5

عالمی خبریں

جاپان نے پاکستان اور بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اتفاقیہ ایٹمی جنگ کا سدباب کرنے کے لئے ہاٹ لائن قائم کریں۔ معمولی سی غلط فہمی سے خوفناک جنگ چھڑ سکتی ہے۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی اتنی ہی شدید ہے جتنی سرد جنگ کے زمانے میں امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان تھی۔ جاپانی وزیر خارجہ نے ایٹمی ماہرین کی کانفرنس سے ٹوکیو میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں دونوں ایٹمی ملکوں کے درمیان کشیدہ تعلقات پر سخت تشویش ہے۔ جاپان نے ثالثی کی ایک بار پھر پیشکش کی۔

ایک مغربی سفارت کار نے دعویٰ کیا ہے کہ عالمی قوتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا جن ہر صورت میں بوتل میں بند کیا جائے گا۔ پاکستان پر واضح کر دیا گیا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور ایٹمی مواد پر پابندی پر پیش رفت کے بغیر پاکستان کی گردن سے پاؤں نہیں ہٹایا جائے گا۔

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے تحریک حریت پر قابو پانے میں ناکامی کے بعد اب یہ شور مچانا شروع کیا ہے کہ طالبان کشمیر آ رہے ہیں۔ بھارتی آرمی چیف نے کہا ہے کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں بھارتی فوج مداخلت سے نبٹنے کے لئے تیار ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن کے بارے میں سنڈے ٹائمز کا خیال ہے کہ وہ مونیکا سکینڈل کے سلسلے میں عوامی مخالفت کے باعث مستعفی بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ سکینڈل ستمبر میں کانگرس میں زیر بحث آئے گا۔ آزاد پراسیکیوٹر کینتھ سٹار نے کہا ہے کہ وہائٹ ہاؤس میں کام کرنے والی لڑکیوں نے کلنٹن کے ساتھ تعلقات کے دعوے کئے ہیں۔

روس کا اقتصادی بحران مزید سنگین ہو گیا ہے۔ امریکی صدر کلنٹن پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ماسکو پہنچ رہے ہیں۔ روسی پارلیمنٹ میں اکثریتی کمیونسٹ پارٹی نے صدر یلسن سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ جلد استعفیٰ دینے کی مضبوط ضمانت پر ہی نئے وزیر اعظم کے تقرر کی کوشش ہو سکے گی۔ ماسکو اور روس کے دو شہروں میں ہر طرف افراتفری ہے۔ صدر یلسن کے وعدوں کے باوجود بینکوں کے باہر رقم لینے والوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔

نیپال میں بارشوں کے بعد تودے گرنے سے 75- افراد ہلاک ہو گئے کئی گاؤں مٹی تلے دب گئے۔ کئی روز مسلسل بارشیں ہوتی رہیں۔ ایک گاؤں میں 12- خاندان سیلاب کی نظر ہو گئے۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں موسلا دھار بارشوں نے 60 سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔

افغان حکمران جماعت طالبان نے افغان سرحد پر ایرانی فوجوں کی جانب سے جنگی مشقیں کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغان سرحد کی خلاف ورزی پر ایران کو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔

شمالی کوریا نے جاپان کی طرف رخ کر کے سمندر میں بیلاسٹک میزائیل چلا دیا۔ یہ میزائیل جاپان کے شمال مغرب میں گرا۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ یہ واضح نہیں ہو رہا کہ میزائیل تجربے کے لئے چلایا گیا تھا یا کوئی اور وجہ ہے۔ جنوبی کوریا اور امریکہ تحقیق کر رہے ہیں۔

بنگلہ دیش میں سیلاب کے بعد غذائی قلت سے لاکھوں افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ 650- افراد ہلاک ہو چکے ہیں سیلاب نے 3 کروڑ افراد کو بے گھر کر دیا ہے۔ نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے 70 کروڑ ڈالر درکار ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ قانون و سنت سے اہم نہیں۔ اپوزیشن کا پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے۔ ملک میں قانون و سنت کی بالادستی سے عدالتوں کے اختیارات کم نہیں ہوں گے۔

وفاقی وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ شریعت بل کسی شخص یا ادارے کی قوت میں اضافہ کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اس بل پر چھ ماہ سے صدر مملکت کے ساتھ مشاورت ہو رہی تھی۔ شریعت بل سے اقلیتوں اور خواتین کے حقوق متاثر نہیں ہوں گے تحفظ ناموس رسالت قانون کے وقت بھی ایسے ہی الزامات لگائے گئے تھے۔ اسلام آباد اور راولپنڈی کے سینکڑوں علماء نے بھی شریعت بل کے سلسلے میں حکومت کی حمایت کر دی۔

انسانی حقوق کی 35 تنظیموں نے 15 ویں آئینی ترمیم کو مسترد کر دیا ہے۔

اے این پی کے اجمل خٹک نے کہا ہے کہ نواز شریف اسلام کو متنازعہ بنانا چاہتے ہیں ان کی دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت نے ہماری نفاذ شریعت تحریک سے گھبرا کر شریعت بل پیش کیا ہے۔

پارلیمنٹ میں 5 جماعتوں نے مل کر حکومت کے خلاف اتحاد قائم کر لیا ہے ان میں پیپلز پارٹی' اے این پی' بی این پی (مینگل گروپ) بی این ایم اور شہید بھٹو گروپ شامل ہیں۔ اجلاس کے بعد ترجمان نے صحافیوں کو بتایا کہ ہمارا راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔ وفاق کو برقرار رکھنے اور وفاقی اکائیوں کو خود مختار بنانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ وزیر اعظم "بادشاہ" بننے کے لئے پندرھویں ترمیم کا بل لائے ہیں۔

حکومت مخالف گرینڈ الائنس کا سربراہ اجمل خٹک کو بنائے جانے کا امکان ہے۔

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت جا رہی ہے۔ نواز شریف کا احتساب نواز شریف کے قانون کے تحت ہی کریں گے۔ سینئر میاں اور جونیئر میاں کسی کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ قوم دونوں کے ساتھ حساب کتاب کرنا چاہتی ہے۔ 1948ء سے آج تک عوامی لیڈروں کو ڈنڈے سے دبایا گیا۔ عوام روزگار امن صحت اور تعلیم چاہتے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ حکمرانوں کو فارغ کر دیا جائے۔ نواز شریف اور پاکستان اکٹھے نہیں چل سکتے۔ تبدیلی عوام کے ذریعے ہو گی۔

لاہور ہائی کورٹ کے خصوصی بنچ نے سابق وزیر اعظم کو 15- اکتوبر تک حاضری سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا کہ چیف احتساب کمشنر حکمرانوں کے خلاف ہمارے ریفرنس لاہور کی بجائے کسی بھی دوسری عدالت میں بھیجیں۔ راولپنڈی احتساب بنچ کو زرداری کے خلاف سٹیل ملز ریفرنس کے حتمی فیصلے سے روک دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ سماعت جاری رکھی جائے مگر سپریم کورٹ کے روبرو کیس کے بارے میں ایک اپیل کے فیصلہ تک' احتساب بنچ فیصلہ نہ دے۔

وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف چار ریفرنسوں کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ دو ریفرنس ناکافی ثبوت کے باعث واپس کر دیئے گئے۔ چیف احتساب کمشنر نے کمیشن کو وزیر اعظم اور بعض دیگر حکومتی شخصیات کے خلاف ملنے والے تمام ریفرنسوں پر کارروائی تیز کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے بے نظیر بھٹو کو بیرون ملک جانے کی اجازت دے دی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سماعت کے دن خصوصی طور پر گھر سے تشریف لائے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پندرھویں ترمیم آئین پر حملہ ہے۔ آمریت کا مقابلہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ احتساب مسئلہ نہیں لوگ مہنگائی کا خاتمہ' روزگار امن اور تعلیم چاہتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاستی ظلم بے نقاب کرنے کے لئے جنوبی افریقہ جیسی کمیٹی بنائے جائے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 212515 رہائش: 212300

جدید ہومیوپیتھک مجربات (SPECIFICS)

پرانی ضدی امراض میں ہر بیماری کیلئے نام بنام کورس مثلا

علامات	قیمت	اردو نام	انگریزی نام
دمہ' سانس کی تنگی کا شافی علاج	100/-	دمہ کورس	ASTHMA COURSE
کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے	50/-	بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE
کم خون' دبلے پتلے کمزور افراد کی نشوونما و توانائی کیلئے	175/-	تعمیر بدن کورس	BODY BUILDING COURSE
قد کا چھوٹا ہونا' بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے	150/-	چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE
نزدیک کی نظر کی عمومی کمزوری کیلئے	120/-	کمزوری نظر کورس	EYE SIGHT COURSE
بالوں کے گرنے کمزور ہونے اور گنجا پن کیلئے	65/-	بال جھڑ کورس	FALLING HAIR COURSE
دل کی کمزوری' دل کا بیٹھنا' دل کے فعل میں بے قاعدگی کیلئے	100/-	مقوی دل کورس	HEARTONE COURSE
گردے مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے	320/-	پتھری گردہ کورس	KIDNEY STONE COURSE
بواسیر خونی و بادی کیلئے مفید کورس	70/-	بواسیر کورس	PILES COURSE

میڈیکل و ہومیو پیتھک سٹورز سے یا بذریعہ ڈاک طلب کریں۔ لٹریچر فری

کیور ریٹو انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک (04524)211054
فون کلینک (04524)771
فون ہیڈ آفس (04524)213156 سیلز آفس (04524)211283 فیکس (92-4524)212299